

عباسی دور کی انفرادی بنک کاری پر ایک نظر

ڈاکٹر ظفر الاسلام حسنا

عباسی عہد خلافت تہذیب و تمدن کے فروغ، علوم و فنون کی اشاعت اور انتظامی و اقتصادی اداروں کی توسیع و ترقی کے لیے معروف ہے۔ انفرادی بنک کاری کو ان اقتصادی اداروں میں ایک خاص مقام حاصل ہے جس میں اس دور میں ترقی ملی، اسلامی جنگ کے نشوونما میں ادارہ بیت المال کو جو اہمیت حاصل ہے اس سے قطع نظر (جو ایک مستقل مضمون کا طالب ہے) انفرادی بنک کاری کی سرگرمیوں کو جن میں تاجر اور صراف کلیدی رول ادا کرتے تھے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ اس میں شبہ نہیں کہ عباسی دور کی انفرادی بنک کاری جس میں یہودی و عیسائی تاجروں و مراثوں کا زیادہ دخل تھا) اسلام کے اپنے جنگ نظام سے پورے طور پر میل نہیں کھاتی لیکن فی نفسہ جنگ نظام کو وسعت و ترقی دینے میں اس بنک کاری کی جو خدمات ہیں وہ اپنی جگہ پر مسلم اور لائق توجہ ہیں یہ کہنا شاید مبالغہ آرائی ہو گا کہ اس وقت انفرادی بنک کاروں نے عہد جدید کے طرز پر باقاعدہ کوئی جنگ نظام تشکیل دیا تھا لیکن اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ معاصر حالات کی مناسبت سے وہ قریب قریب وہی امور انجام دے رہے تھے جو اس دور میں بنک یا جنگ اداروں کے ذریعہ پایہ تکمیل کو پہنچتے ہیں اس لیے ان کے دائرہ کار کا جائزہ لینا اور ان کی جنگ خدمات پر روشنی ڈالنا اہمیت اور دلچسپی سے خالی نہ ہو گا۔

عباسی دور کی ابتدا میں انفرادی بنک کاری کا دائرہ عمل سکوں کی تشخیص، ان کی قیمت کی تعیین اور ان کے تبادلہ تک محدود تھا۔ مختلف النوع سکوں کے حلین اور ان کے شرح تبادلہ میں اختلاف کی وجہ سے ان لوگوں کی سرگرمیوں میں لازماً اضافہ ہوا جو سکوں کی تشخیص و تعیین اور ان کے تبادلہ کے عمل

^۱ E. Ashter, A Social and Economic History of the Near East in the middle ages, London 1976 PP. 83-86

میں مہارت رکھتے تھے یہ ماہرین نقد و اصل تجارتی طبقہ سے تعلق رکھتے تھے اور ان کے لیے صرف نقد و جہنہ کی اصطلاحیں رائج تھیں سکوں کی مہارت رکھنے والا یہ طبقہ خالص عباسی دور کی پیداوار نہ تھا لیکن اس دور میں انتظامی تبدیلیوں اور عوام کی ضروریات نے ان کے کاموں کو وسعت بخشی اور ان کی قدر و قیمت کو بڑھا دیا۔ یہاں تک کہ سکوں کی چھان بین اور ان کے تبادلہ سے آگے بڑھ کر قوم جمع کرنا، قرض فراہم کرنا اور ایک مقام سے دوسرے مقام نقد منتقل کرنا ان کی مصروفیات کے مختلف اجزاء بن گئے۔ اس طرح اس طبقہ کے دائرہ کار میں وہ امور بھی شامل ہو گئے جنہیں بطور پرانے نکلنگ اعمال کے مترادف قرار دیا جاسکتا ہے اور جن کے انجام دینے والوں کے لیے بنک کی اصطلاح استعمال کرنا بھی غلط نہ ہوگا۔

عباسی دور میں انفرادی بنک کار کے مفہوم میں جس اصطلاح کو سب سے زیادہ رواج ملا وہ جہنہ (جمع جہانہ) ہے یہ فارسی لفظ ”کہنہ“ کا معرب ہے جس کے معنی ہیں کھرے دکھوٹے سکوں میں تمیز کرنے والا یا سکوں کی تشخیص و تعیین قیمت کی مہارت رکھنے والا، سارانی دور حکومت میں کہنہ شعبہ خراج کے انچارج یا سرکاری حیثیت سے مقرر کیے جاتے تھے۔ امید دور میں محاصل کے شبہ میں جہنہ کی تقرری کی بعض مثالیں ملتی ہیں۔ عباسی خلافت کے دوران صوبائی حکومت خراج کی تحصیل میں ان سے مدد لیتی تھی اور زوال کے زمانہ میں جب ایک متعین اور کمیت فرم کے عوض ٹھیکہ پر خراج کی وصولیابی کا طریقہ رائج ہوا تو حکومت نے ان سے اس طریقہ کے تحت تحصیل خراج کا سمجھوتہ کرنا شروع کیا ان سب کے ساتھ عباسی عہد میں جہانہ انفرادی بنک کاری حیثیت سے زیادہ نمایاں ہوئے جیسا کہ آنے والی تفصیلات سے واضح ہوگا۔

عباسی دور کی انفرادی بنک کاری تین اہم خالوں میں تقسیم کی جاسکتی ہے (الف) لوگوں کی قرض جمع کرنا (ب) قرض کے طور پر مالی فنڈ فراہم کرنا (ج) ایک مقام سے دوسرے مقام ارسال زر کا اہتمام کرنا

۱۔ محمد الدین شیرازی، القاموس المحیط، دمشق، ۱۹۵۶ء، جلد اول، ص ۳۶۹، محمد تقی الزبیدی، تاج العروس، بیروت

۱۹۶۲ء، الجملہ الثانی، ص ۵۵۵، سعید الخوری، الرقعة، اقرب الموارد، بیروت، ۱۹۵۹ء، الجزء الاول، ص ۱۴۲

۲۔ ابن رستم، الاعلاق النقیہ، لیدن، ۱۸۹۳ء، ص ۱۹۶، محمد بن عبدوس الجہشیری، کتاب الوزر

والکتاب، قاہرہ، ۱۹۳۸ء، ص ۱۴، ص ۱۵، الصابی، ۹۲، ۱۹۸، الجہشیری، ص ۹۷، القمی، تاریخ قم،

تہران، ۱۳۵۹ھ، عبدالحزیر دوری، تاریخ العراق الاقتصادي فی القرن الرابع الهجری، بغداد، ۱۳۵۹ھ، ص ۱۶۲

۱۶۲-۱۶۹

عباسی دور کی جنگ بندی

ہمارے روایتی ماخذ میں جو بالعموم حکومت اور اہل حکومت سے متعلق واقعات پر روشنی ڈالتے ہیں عام اصحاب ثروت کی جانب سے جہند یا انقلابی جنگ کاروں کے پاس نقد رقوم جمع کرنے کی مثالیں بہت کم ملی ہیں لیکن ان میں اس کے کافی شواہد موجود ہیں کہ عام تھقلہ کے نقطہ نظر سے یا حکومت کے ضبط اموال کے قانون (مصادره) سے بچنے کے لیے وزراء و گورنر اور دوسرے اہم افسران حکومت انقلابی جنگ کاروں کے یہاں اپنے نقد جمع کرتے تھے، ابتدائی اہل حکومت اپنی ضروریات کے لیے بلا تخصیص جنگ کاروں کی خدمات حاصل کرتے تھے جیسا کہ جہشیاری کے بیان سے یہ شہادت ملتی ہے کہ منصور کے وزیر خالد برکی ایک افسران جہند کے پاس اپنی رقمیں جمع کرتے تھے۔ اسی ماخذ سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ عمر بن ہران (جو بارہ دن رشید کے دور میں مصر کے عامل تھے) کے ایک جہند تھے جو ان کی نقد رقوم کا حساب کتاب رکھتے تھے لیکن بعد کے دور میں رقوم کے جمع و تحفظ کی ضروریات نے اس قدر اہمیت اختیار کر لی کہ وزراء و گورنر اور دوسرے اہم افسران ذاتی طور پر اپنے خاص بینک (ناقدا یا جہند) متعین کرنے لگے۔ اہم بات یہ کہ ماخذ میں کچھ ذیروں کے مخصوص بینکوں کے نام بھی ملتے ہیں ان کا ذکر یہاں دیکھی سے خالی نہ ہوگا، سلیمان بن وہب: لیث، ابن القزعا، ہارون بن عمران و جوزف بن فحاش، حامد بن العباس، ابراہیم بن یوحنا، علی بن عیسیٰ، ابن ابی مرثیہ ابن شیراز، علی بن ہادی، ابو عبد اللہ بصری، گورنر ابوزید، یعقوب، اسرائیل بن صالح اور سہل بن توفیق مذکورہ وزراء میں اول الذکر مقتدر کے دور (۸۷۰-۸۹۲) اور ثانیہ مقتدر کے زمانہ (۹۰۸-۹۳۲) سے تعلق رکھتے ہیں، وزراء اپنے مخصوص بینکوں کے پاس پوشیدہ طور پر رقمیں جمع کرتے تھے اور حسب ضرورت نقد یا ایک وقفہ کے ذریعہ ان سے رقوم حاصل کرتے تھے۔ اس طریقہ کے اختیار کرنے سے نہ صرف

۱۔ عباسی دور میں جب کوئی وزیر یا اہم افسر کسی جرم میں ماخوذ ہوتا یا کسی بد عنوانی میں ملوث پایا جاتا تو سرکاری کے ساتھ ساتھ اس کا قاعدی مال بھی ضبط کر لیا جاتا تھا ۲۔ ملکی جرنل سے تعبیر کیا جاتا تھا ۳۔ اس کے لیے حصار کی اصطلاح رائج تھی (بال الصابی، تحفہ الاسرار فی کتب الوزراء و مشق، ص ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹،

یہ کہ اہل مناصب کی دولت محفوظ ہو جاتی تھی بلکہ اس سے انفرادی بینک کاروں کو یہ موقع بھی فراہم ہوتا تھا کہ وہ جمع شدہ رقم کو اپنے بینکنگ اعمال کو وسعت دینے میں استعمال کریں۔ اس ذریعہ سے ان کے پاس کس کس مقدار میں مالی خذ اکٹھا ہو جاتا تھا اس کا اندازہ چند مثالوں سے ہو سکتا ہے۔ سلیمان و سب کی معزولی کے بعد ان کے بینکر لیٹ کے پاس سے ان کی جمع کردہ رقم جو برآمد ہوئی وہ تقریباً اسی ہزار دینار تھی ابن العزات کی تمام احتیاء کے باوجود حکومت ان کی جمع کردہ رقم کا پتہ لگانے میں کامیاب ہو گئی اور یہ رقم ایک لاکھ ساٹھ ہزار دینار تھی۔ اسی طرح حکومت نے حامد بن العباس کے بینک سے ان کی معزولی کے بعد جو رقم حاصل کی وہ ایک لاکھ دینار تھی۔ اس کے علاوہ جمع کی جانے والی رقموں کی کثیر مقدار اس سے بھی واضح ہوتی ہے کہ بعض وزیر اور گورنر دو دو تین تین بینکر رکھتے تھے مزید برآں یہ امر کہ یہ جہاں بندہ صرف روپیہ جمع کرنے والے تھے بلکہ باقی اعدہ بینکر کے فرائض انجام دیتے تھے اس سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ دزیروں کی آمدنی براہ راست ان کے پاس وصول ہو جاتی تھی۔ اور یہ وزیر اور خود دوسروں کو مالی اعانت بہم پہنچانے کے لیے یا کسی اور مقصد کے تحت اپنے پاس سے رقم کی ادائیگی کے بجائے اپنے بینک کے نام چیک جاری کرتے تھے۔ یہ بینکر متعلقہ دیر کے جمع اور خرچ کا باقاعدہ حساب رکھتے تھے اور مالی خذ کے منظم یا محاسب کی خدمت بھی انجام دیتے تھے۔

عباسی دور میں انفرادی بینک کاری کا دوسرا اہم پہلو قرض کے طور پر مالی خذ کی فراہمی تھا اور اس میں شریعہ نہیں کہ جہاں قرض کے دیگر ذرائع آمدنی کے علاوہ دوسروں کی جمع کردہ رقم اس بینکنگ عمل کے لیے محرک اور اسے وسعت دینے میں مدد و معاون ثابت ہوئی معاہدہ مروضین کے بیانات سے یہ ثبوت فراہم ہوتا ہے کہ زوال کے دور میں جب عباسی حکومت معاشی بحران کا شکار ہوئی تو اس نے اس پر قابو پانے کے لیے مختلف تدابیر اختیار کیں مثلاً ریونیو فارمنگ (ایک متعین پیشگی رقم کے عوض محاصل

۱۔ توفی الخزانہ السلطانی، ص ۵۷، دوزی، ص ۱۶۳، ص ۱۶۴، الصابی، ص ۹۰-۹۱-۱۰۱-۱۰۲، مسکویہ، جلد اول، ص ۱۱۳، توفی، مجلہ ۱۰، ص ۲۳۰-۲۳۱، ص ۲۳۲، الصابی، ص ۲۲۸، مسکویہ، جلد اول، ص ۹۵، ان تفصیلات سے لیکر دیکھیں پہلوئے سامنے آتا ہے کہ درزا اور دوسرے افسران کی تمام احتیالی تدابیر کے باوجود حکومت اکثر ان کے خفیہ اکاؤنٹ کا پتہ لگانے اور جمع کردہ رقم کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتی تھی۔ ص ۲۸، الصابی ص ۵۵، ایضاً ص ۲۳۲، مسکویہ، جلد اول، ص ۱۱۳، ص ۱۱۴، الجیشیاری، ص ۱۷۳

عباسی دور کی بنک کاری

کی وصولیابی کے لیے سمجھوتہ کرنا) خالصہ زمینوں کی فروخت، نئے شعبوں کا قیام اور ان کی نیلامی وغیرہ اس کے علاوہ بعض تجربہ کار وزیروں نے آمد و خرچ میں توازن پیدا کرنے کے لیے اخراجات میں تخفیف اور عوامی حکومت کی تنخواہ میں کمی وغیرہ جیسے طریقے اپنائے۔ ان سب کے باوجود جب حکومت کے اپنے وسائل ہنگامی ضروریات اور فوجی اخراجات کی تکمیل کے لیے کافی نہ ہوتے تو مالی فنڈ کی فراہمی کے لیے انفرادی بنک کاروں کی خدمات حاصل کی جاتی تھیں۔ عبدالعزیز دور کی خیال میں عباسی حکومت نے مقتدر کے زمانہ سے انفرادی بنک کاروں کا سہارا لینا شروع کیا، اس سے قبل وہ مزید وسائل کی فراہمی کے لیے دوسرے ذرائع اختیار کرتی تھی۔ اس بیان کی توثیق مذکورہ خلیفہ کے دور حکومت میں مالی فنڈ کی فراہمی کے لیے وزراء و جہانگیر کے درمیان متعدد سمجھوتوں سے ہوتا ہے۔ مزید برآں اس دور حکومت کے لیے بنک کاروں کی خدمات کی اہمیت اس سے بھی واضح ہوتی ہے کہ اس نے اپنے مخصوص بینکر مقرر کیے جو ”جہانگیرہ“ کے لقب سے معروف ہوئے اور انھیں دربار میں مختلف قسم کی آستیاں و مراعات بہم پہنچائیں۔ ان درباری یا سرکاری بنک کاروں میں ہارون بن عمران اور یوسف بن فحاس کا نام آخندیں برابر آتا ہے۔ اور عہد مقتدر کے مختلف وزراء (جو انتظامیہ کے سربراہ ہونے کی حیثیت سے آمد و خرچ میں توازن پیدا کرنے کے خاص ذمہ دار ہوتے تھے) اور ان بنک کاروں کے مابین قرض کے متعدد معاملات طے ہونے کے حوالے ملتے ہیں۔

مقتدر کے مشہور وزیر ابن الفرات کے بارے میں مختلف آخذ سے یہ ثابت ہے کہ انھوں نے اپنی پہلی وزارت کے دوران (۹۰۸-۹۱۱) یہودی جہنید یوسف بن فحاس سے یہ معاملہ کیا وہ انھیں اس مقدار میں نقد فراہم کرے کہ وہ اہواز کے عملہ حکومت کی دو ماہ کی تنخواہ ادا کر سکے۔ وزیر نے ضمانت یا سیکورٹی کے طور پر صوبہ اہواز کے آئندہ محاصل کو پیش کیا جس کی وصولی کا حق انھیں حکومت سے سمجھوتہ کے تحت حاصل تھا۔ یہ ایک وقتی ضرورت کے تحت درباری بینکر کی جانب سے حکومت کو قرض

۱۳۲-۱۳۴ھ *H. Bowen, The Life and Times of Al-Buhārī*

۱۲۲-۱۲۳ھ *Cambridge 1928, PP. 16, 122-23* تاریخ العراق الاقتصادي حول بلا ص ۱۲۳

۹۱-۹۰ھ الصابی ص ۹۰-۹۳، ۱۲۰-۱۲۱ھ، تنوخی، انشوار الحمازہ، ابن النثانی ص ۸۱

۸۵، ۸۴ھ مسکویہ حیداول، ص ۲۲، ۲۴، ۲۹، ۸۰

۱۹۸ھ الصابی ص ۱۹۸

فراہم کرنے کی مثال تھی جس میں مقروضہ رقوم کی مراحت نہیں ملتی۔ رقم کی وضاحت کے ساتھ طویل المیاد قرض کی مثال وزیر علی ابن عیسیٰ اور درباری بنک کاروں کے مابین ایک معاہدہ میں ملتی ہے جو اس کی پہلی وزارت (۹۱۲ - ۹۱۶) کے دوران مکمل ہوا۔ وزیر نے جب حکومت کے خزانے سے فوج کو تھلہ اٹا کرنے میں دشواری محسوس کی تو ہارون بن عمران اور یوسف بن قحاس سے یہ معاملہ طے کیا کہ وہ دونوں حکومت کو ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کو ایک لاکھ پچاس ہزار دینار مہیا کریں جو انھیں بعد میں صوبہ اسپوز کے محال سے واپس مل جائے گا۔ یہ سمجھوتہ بظاہر ایک طویل مدت کے لیے معلوم ہوتا ہے لیکن اس سے صاف طور پر یہ نہیں پتہ چلتا کہ بنگ یہ باقی رہا۔ لیکن ہامی وزیر نے حکومت کو ہر مہینہ دس ہزار دینار فراہمی کے لیے انھیں بنگ کاروں سے ایک دوسرا سمجھوتا کیا تاخذ کی تصریح کے مطابق اس کی میعاد ۱۶ سال تھی اور اس قرض کے لیے حکومت نے ان سختی (LETTERS OF CREDIT) کی ضمانت دی جو صوبوں سے وصول ہوتے تھے لیکن ان کے عوض نقد حاصل کرنے کی مدت ابھی پوری نہیں ہوئی تھی۔ درباری بنک کاروں کی جانب سے حکومت کو قرض فراہم کرنے کی ان چند مثالوں سے جو اہم باتیں سامنے آتی ہیں وہ یہ کہ جدید دور کے مثل اس وقت بھی قرض کے حصول کے لیے سیکوریٹی یا ضمانت کا طریقہ رائج تھا اور وقتی ضرورت کے علاوہ طویل مدت کے لیے بھی قرض کے معاملے طے کیے جاتے تھے۔

مجس رقوم اور فراہمی قرض کے علاوہ ایک مقام سے دوسرے مقام رقوم کی منتقلی یا ارسال زر بھی انفرادی بنک کاروں کے دائرہ عمل میں شامل تھا، خطرات سفر اور بار بھل سے بچنے کے لیے تاجروں کے ذریعہ ایک شہر سے دوسرے شہر نقد رقوم بھیجنے کا طریقہ مسلم ممالک میں پہلی صدی ہجری ہی سے رائج تھا جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ (وفات ۳۴ھ) اور عبداللہ ابن زبیرؓ (وفات ۶۸ھ) کی بابت روایتوں سے یہ ثابت ہے کہ وہ مکین مسافروں و تاجروں کی نقد رقوم جمع کر لیتے تھے اور کوہ قہولہ میں (جہاں وہ اپنی رقوم بھیجتا چاہتے تھے) ان کی ادائیگی کے لیے اپنے شرکا تجارت یا ٹانڈوں کے نام خط لکھ دیا کرتے تھے۔ بنگ کے دور میں ارسال زر کے اس سادہ سے طریقہ نے اور ترقی کی اور عام تاجروں کے بجائے ان کا ایک مخصوص طبقہ یا انفرادی بنک کار اسے قابل عمل بنانے اور آگے

۱۔ الصحابی ۹۲، متوفی، نشو و نما ۲۰، الجزیرہ ۲۴، ۲۵، ۲۶، الصحابی ۹۳، متوفی ۲۵-۲۶

۲۔ محمد بن احمد الفرخی، المیسوط، مطبعة السلطنة، القاہہ - الجزیرہ ۱۰، الجزء الرابع عشر ۳۶-۳۷، ڈاکٹر صلیح احمد الاحلی

الاستیعاب، الاجامیہ والاقتصادیہ فی البصرہ فی القرن الاول من الهجرة، بغداد، ۱۹۵۴، ص ۲۶۴

بڑھانے میں مصروف ہوئے، اس کے کچھ اصول و ضوابط بنائے گئے اور اس کے لیے سفیجہ کی خاص اصطلاح رائج ہوئی جو بالعموم بن آف ایکسچینج یا ایئر آف کریڈٹ کے ہم معنی قرار دیا جاتا ہے۔ اگرچہ سفیجہ کے طریقہ سے واقفیت اور اس پر عمل آوری عہد عباسی سے پہلے موجود تھی لیکن مسافروں، تاجروں و اہل حکومت میں اس کی مقبولیت اور اس کے استعمال کی وسعت عباسی دور کی مرہون منت ہے۔ ۱۰۰ سال زندہ اس طریقہ کے تحت معمول یہ تھا کہ ایک مقام سے دوسرے مقام ارسال زر کے طلب گار مقامی بینک کار کے پاس اپنی رقم جمع کر دیتے تھے۔ یہ بینک کا جمع کرنے والے کے مطلوبہ شہر میں اسے یا اس کے نامزد شخص کو ادائیگی کے لیے تحریری ہدایت یا حکم نامہ (سفیجہ) جاری کرتا تھا اسے ہم جدید دور کی اصطلاح میں ٹریولنگ چیک بینک ڈرافٹ یا پوسٹل آرڈر سے تعبیر کر سکتے ہیں اس دور کے تاریخی و ادبی لٹریچر میں سفیجہ کی جو تفصیلات ملی ہیں ان سے بخوبی اس کے استعمال کی نوعیت اور انفرادی بینکاری کی وسعت واضح ہوتی ہے۔

دسویں صدی عیسوی کے واقعات پر روشنی ڈالتے ہوئے حسن توفی نے ایک ساکنہ مذکور کیا کہ مشرق سے اسپین طویل سفر کے دوران اس کے پاس کچھ نقد تھا اور باقی باقیچہ ہزار ہزار سفیجہ یا بن آف ایکسچینج کی صورت میں تھا۔ اسی ناخذین ایک عورت کا قصہ مذکور ہے کہ اس نے اپنے شوہر سے (جسکی

لے سفیجہ) جمع سفاتج (فارسی لفظ سفتہ کا عرب ہے۔ اس کے معنی منی محکم و مضبوطی کے ہیں، اصطلاحی طور پر ایک متعین رقم کی ایک شدہ مقام پرا دائیگی کے لیے حکم نامہ یا ہدایت نامہ کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے جو ایک شخص کی جانب سے دوسرے کے لیے جاری کیا جائے۔ مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ کیجئے عبدالرشید، قرہنگ رشیدی، کلکتہ، ۱۸۷۵ء، جلد دوم، ص ۲۷، القاموس المحیط، محولہ بالا، ص ۱۹، اقرب الموارید، محولہ بالا، ص ۱۰۱، ص ۵۱۹، محمد امجدی، کشف اصطلاحات الفنون، کلکتہ، لیتھو پریس، ص ۳۱۵-۳۱۶۔

لے سفیجہ کی بابت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث منسوب ہے لیکن ناقدین حدیث نے عموماً اسے ضعیف قرار دیا ہے اور ابن الجوزی نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے تفصیل کے لیے دیکھئے جمال الدین ابو محمد عبداللہ بن علی نصیب الراہ، الاحادیث البدایہ، المجلس العلمی، سورت ۱۳۸، ص ۶۰، ذکر مصالح احمد امجدی کے خیال میں اس کا چالیں پہلی صدی ہجری میں موجود (الانتظامات الاجتماعیہ والاقتصادیہ، محولہ بالا، ص ۲۳) بہر حال دوسری صدی ہجری سے اس پر فقہی بحثیں شروع ہوئیں اس سے اس دور سے اس کا رواج بالیقینی معلوم ہو سکتا ہے سفیجہ یا روین وث کے لیے دیکھئے۔ امام محمد بن حسن الشیبانی، کتاب المحتصر علی اہل المدینہ، حیدرآباد، ۱۹۶۵ء، الجز، النسخ فی ص ۶۰۹۔

لے حسن التوفی، الفرج بعد الشدة، قاہرہ، ۱۹۰۲ء، الجز الاول، ص ۱۰۲۔

دور دراز علاقہ میں رہتا تھا) سفیجہ کے ذریعہ دوسو دینار وصول کیے۔ بصرہ میں تجارت کے ایک اہم مرکز دار الزہیر سے منسلک ایک تاجر کا پناہ تجربہ مذکورہ مولف کی ایک دوسری کتاب میں منقول ہے کہ وہاں پہنچنے کے بعد ایک مسافر نے اپنے سفیجہ کا غذات اس کے پاس جمع کیے اور اس شہر میں قیام کے دوران وہ روزانہ اس کے یہاں آتا اور اپنی ضرورت کے مطابق نقد لے جاتا یہاں تک کہ سفیجہ میں مندرجہ تمام رقم ختم ہو گئی۔ اس دور میں ارسال زر کے اس طریقہ کار و اج اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نقدی نذرانے و تحائف ایک مقام سے دوسرے مقام بھیجنے کے لیے بھی یہ مستعمل تھا۔

سفیجہ کے اس عام استعمال کے علاوہ حکومت کے اپنے کاموں کے لیے اس طریقہ کو اپنانے کی وجہ سے اسے مزید رواج ملا۔ حکومت نے ایک مقام سے دوسرے مقام محاصل کی رقم منتقل کرنے کے لیے انفرادی بنک کاروں کی فراہم کردہ اس سہولت سے فائدہ اٹھایا۔ اس مقصد کے لیے سفیجہ کے استعمال کی مثالیں اموی دور حکومت میں بھی پائی جاتی ہیں۔ لیکن صوبوں کے مختلف علاقوں سے اس کے صدر مقام اور پھر صوبوں سے مرکز محاصل کی رقم بھیجنے کے لیے وسیع پیمانہ پر اس نظم پر عمل عبداسی دور کی یادگار ہے۔ اس سے قبل عہد مقتدر کے ایک وزیر علی ابن عیسیٰ کی بابت یہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ انھوں نے درباری جہا بنہ سے قرطبہ و دمشق و سناج کو بطور ضمانت پیش کیا تھا جو صوبوں سے موصول ہوئے تھے لیکن متینہ مدت کے پورے نہ ہونے کی وجہ سے انھیں (ابھی) بھنایا نہیں گیا تھا۔ مزید برآں ان کے پیشرو محمد بن عبد اللہ خاقانی کے بارے میں عام شکایت یہ تھی کہ وہ صوبوں سے موصول ہونے والے سفیجہ کے کاغذات یہ تو جہا نہیں دیتے اور کئی کئی روز تک یوں ہی بند پڑے رہتے ہیں۔ مشہور تاریخ نویس مسکویہ نے ۱۶۶۶ء کے حالات کے ضمن میں مرکزی بیت المال پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے کہ اس میں فابص، اصفہان، اہواز اور دوسرے صوبوں سے موصول ہونے والی محاصل کی کثیر رقم سناج کی صورت میں موجود تھیں۔ اس کے علاوہ دسویں صدی عیسوی کی دوسری دہائی میں عباسی حکومت کے محاصل کا تخمینہ بیان کرتے ہوئے یہ ذکر کیا کہ ۹۲۵ء میں مرکزی حکومت نے مصر و شام سے محاصل کی مدین ایک لاکھ سینتالیس ہزار دینار سفیجہ کے ذریعہ وصول کیے۔ معاصر ماخذ سے یہ ظاہر

۱۔ ایضاً، الجغرافیائی، ص ۳۳۷، نشور المیافزہ و اخبار المذاکرہ، محمول بالا، الجزء الثانی، ص ۱۳۱۔

۲۔ الفرق لب الشدة، الجزء الثانی، ص ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ الجغرافیائی، ص ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ایضاً، ص ۲۸۸۔

۳۔ مسکویہ، جلد اول، ص ۱۸۷، نیز دیکھئے ایضاً ص ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ مسکویہ، جلد اول، ص ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ الصابی، ص ۳۱۳۔ ۳۱۵۔

ہوتا ہے کہ نجد کے دور میں بھی اہل حکومت میں بطریقہ مقبول رہا۔ تیرہویں صدی عیسوی کے ایک مصنف ابن سعید المغربی مصر کے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہاں کے گورنر کو جب بھی کوئی رقم بغداد وزیر کے یہاں بھیجی ہوتی ہے تو وہ اس شہر میں اپنے ایجنٹ کے نام لیڈر آف کریڈٹ روانہ کر دیتے ہیں جو اس کے عوض تحریر کردہ رقم وزیر کے حوالہ کر دیتا ہے۔ عباسی دور میں محاصل کی رقم بھیجنے کے لیے سفیر کا اکثر استعمال اس سے بھی بخوبی واضح ہوتا ہے کہ مصلوبوں سے مرکز سفیر کے کاغذات بھیجنے کے لیے مخصوص آفیسر مقرر کیے جاتے تھے جو بیع کے نام سے معروف تھے۔

اس میں شبہ نہیں کہ ہمارے ماخذ میں تجارتی مقاصد کے لیے سفیر کے استعمال کی مثالیں بہت کم ملتی ہیں لیکن اس امکان سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ تاجروں نے اس سے ضرور فائدہ اٹھایا ہوگا اس لیے کہ دور دراز علاقوں سے خرید و فروخت کے معاملات طے کرنے اور تجارتی اغراض سے سفر کے خطرات سے محفوظ رہتے ہوئے نقد کو ایک مقام سے دوسرے مقام منتقل کرنے میں اس نظم کی وجہ سے جو سہولتیں فراہم ہوئیں وہ بالکل ظاہر ہیں اور پھر یہ بھی قابل غور ہے کہ تاجروں کی ضروریات یا دور دراز علاقوں سے تجارت کی مشکلات ہی اس طریقہ کے ایجاد کا باعث بنیں اس لیے تجارتی حلقوں میں اس کا رواج نہ پایا البتہ از قیاس معلوم ہوتا ہے، مزید برآں تاریخی کتب میں سفیر کے ذریعہ دوسرے مقام پر بیع کے عام معاملات طے ہونے کی بعض مثالیں ملتی ہیں انجیشیاری کے بیان کے مطابق منصور کے زمانہ خلافت میں کوفہ کے ایک شخص نے بصرہ میں اپنے ایک دوست کے ذریعہ ایک رہائشی مکان خریدا اور اس کی قیمت نقد ادا کرنے کے بجائے سفیر کی وساطت سے روانہ کی، اس سے یہ نتیجہ نکلنا غلط نہ ہوگا کہ اس دور میں تاجروں نے بھی اپنے کاروباری مقاصد کے لیے اس کا بھرپور استعمال کیا ہوگا کسی ایک خاص طبقہ کے بجائے مختلف طبقے کے لوگوں میں اس کے رواج پانے کی دلیل اس سے بڑی اور کیا ہو سکتی ہے کہ مفتاح العلوم (عباسی دور میں مرتب کی گئی مصطلحات کی ایک شہور قاموس) کے

۱۔ علمی ابن سعید المغربی، کتاب المغرب عن حمل المغرب، لیڈن، ۱۸۹۴ء، ص ۲۲

۲۔ مسکو، جلد اول، ص ۱۵۰ ۳۔ ماہرین الفت اور فقہار نے اس کی تشریح کرتے وقت مثال کے طور پر تاجروں کے ذریعہ اس کے استعمال کا ذکر کیا ہے، تفصیل کے لیے دیکھئے اقامت محمود کا مضمون سفیر کی شرعی

حیثیت تحقیقات اسلامی، جلد ۲، شمارہ ۱، اپریل جون ۱۹۸۴ء، ص ۱۳-۱۹

۴۔ انجیشیاری، محمولہ بلا، ص ۴۵-۴۶

مولف نے لفظ سنجو کی وضاحت ضروری نہ سمجھی اور اس کے آگے صرف ”معروف“ لکھ کر چھوڑ دیا اور تجربات کے نتیجے میں اس نظم کے ترقی کرنے کی شہادت اس سے ملتی ہے کہ یہ کچھ خاص اصولوں کے تحت رائج تھا، مثلاً سنجو کے جاری ہونے کے بعد ایک متعین مدت کے بعد ہی اسے نقد میں تبدیل کیا جاسکتا تھا۔ اگر صاحب سنجو اس مدت سے قبل اسے بنانا چاہتا تو اسے زر تخفیف ادا کرنا ہوتا تھا اس مدت کے گزرنے کے بعد مندرجہ رقم کو بیک وقت یا بالاقساط لیا جاسکتا تھا۔ عام لوگوں کے لیے سنجو کے طریقہ کو قابل عمل بنانے میں تاجر یا صرف یا جہند سہولتیں بہم پہنچاتے تھے، حکومت کے لیے ان کے اپنے درباری بینک کا یہ خدمت انجام دیتے تھے۔

عباسی دور میں بینک سرگرمیوں کا ایک اور پہلو مختلف اغراض و مقاصد کے لیے نقد ادائیگی کے بجائے چیک اور رقم کا استعمال تھا۔ ادائیگی کے اس طریقہ کو قابل عمل بنانے اور اسے رواج دینے میں بھی انفرادی بینک کاروں کا خاص رول تھا اس کے استعمال کی ابتدا عام طور پر اسلامی تاریخ کے اوّلین دور یا پہلی صدی ہجری سے منسوب کی جاتی ہے۔ لیکن خرید و فروخت کے معاملات طے کرنے، مالی مدد و قرضہ کرنے اور حکومت کی جانب سے مستحقین کو وظائف دینے اور افراس حکومت کو تحوالہ دینے کے لیے اس کا رواج عباسی دور میں شروع ہوا۔ اس سے قبل یہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ اصحاب ثروت یا انحصار حکومت کے مستحقین انفرادی بینک کاروں کے پاس اپنی زمینیں جمع کرتے تھے یہ حضرات انہی نجی ضروریات کے وقت یا کسی کو دینے کے لیے ان کے نام اکثر چیک جاری کرتے تھے مگر اس باخوف و خطر اسے تسلیم کرتے تھے اور اس کے عوض مندرجہ رقم متعلقہ شخص کے حوالہ کر دیتے تھے صاحب کتاب العزائم بارون رشیدی بابت ذکر کرتے ہیں کہ خلیفہ نے اپنے وزیر فضل بن یحییٰ کی گزارش پر امام محمد بن ابراہیم پر انعام و کرام کیا اور نقد کے بجائے چیک کی صورت میں ایک لاکھ دہم پیش کیا۔ عبد محمد کے وزیر سلیمان بن وہب اور ان کے بیٹے عبد اللہ کے خاص بینکر لیت تھے تو فی کے بیان کے مطابق یہ اپنی ضروریات کے لیے لیت کے نام جاری کیا کرتے تھے۔

۱۔ محمد الخوارزمی، مفتاح العلوم، بریل، ۱۳۳۸ھ، ص ۹۲، الصلانی، ۹۲، تنوخی، ۱۰، الجزائری، ۱۲

۲۔ الصلانی، ۹۳، تنوخی، ۱۱، محمد باا، ۱۳

۳۔ تفصیل کے لیے دیکھئے دوری، انتظامات الاجتماعیہ و اقتصادیه، محمد باا، ص ۱۷۵-۱۸۸

۴۔ الجیشیاری، ص ۱۵۱، تنوخی، ۱۱، محمد باا، ص ۵

مقتدر کے دور کے وزیر ابن الفرات کے بارے میں دوسرے مآخذ سے یہ شہادت فراہم ہوتی ہے کہ ان سے اپنے پیشر واد معزول وزیر علی ابن عیسیٰ کی مالی اعانت کے لیے دو ہزار دینار کا چیک بھیجا جو اس کے مندر بار و بن عمران کے نام جاری کیا گیا تھا۔ مزید برآں اسی دزر کی بابت یہ ثبوت بھی ملتا ہے کہ اس نے اپنی تیسری وزارت کے دوران ۹۲۳ء میں ابن ابی البغل نامی ایک شخص کے لیے تین ہزار دینار کا چیک جاری کیا تاکہ وہ اپنی ضروریات رفع کر سکے۔ مسکویہ بوبیک امیر سیف الدولہ کے ۹۲۹ء میں بغداد کے سفر کا حال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس سفر کو اپنی خاقان کے بعض نو جوانوں نے بغیر پہچانے ہوئے ایک اجنبی کی حیثیت سے ان کی کافی خاطر تواضع کی۔ اس عمل سے خوش ہو کر مذکور امیر نے انھیں نصرت کے وقت سودینار کے چیک سے نوازا۔ عباسی دور بالخصوص چوتھی صدی ہجری (دسویں صدی عیسوی) میں چک کے استعمال کی کثرت پر مزید ثبوت صاحب ارشاد الاریب یا قوت الحموی کی تحریروں سے فراہم ہوتا ہے، انھوں نے اہل ذوق اور علم دولت دو مقتدوں کی جانب سے شاعروں اور مغنیوں کو نقد کے بجائے چک کی صورت میں نوازنے کی متعدد مثالیں بیان کی ہیں۔ مشہور مورخ و جغرافیہ داں مسکویہ اور ابن حوقل کے بیانات سے عباسی دور میں عرب و افریقی ممالک میں چک کے کثرت استعمال کی مزید تصدیق ہوتی ہے۔ معاصر مآخذ کی تفصیلات سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت بعض اوقات فوجوں کو تنخواہ دینے یا مستحقین کو وظائف عطا کرنے کے لیے اسی طریقہ ادائیگی کو ترجیح دیتی تھی۔ ایرانی سیاح ناصر خسرو نے اپنے سفر نامہ میں بعض دوستوں سے چک وصول کرنے کا اپنا ذاتی تجربہ بیان کیا ہے اور مصر کی جامع مسجد کی شان و شوکت پر تبصرہ کرتے ہوئے اس کے زائرین میں خصوصیت کے ساتھ کاتبان چک کا ذکر کیا ہے۔ یہ تمام واقعات و بیانات عباسی دور میں چک کے کثرت استعمال اور رواج کو ثابت کرنے کے لیے کافی ہیں اور ان سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ انفرادی بینک کاری اس کام میں مدد و معاون ثابت ہوتے تھے۔ حکومت کے اپنے چک درباری بینکروں یا بیت المال کے نام تحریر کیے

۱۔ الصابی، ۲۲۶، مسکویہ جلد اول ص ۱۱۲ ۲۔ الصابی، ۸۳، مسکویہ، جلد دوم ص ۲۳۹

۳۔ یاقوت الحموی، ارشاد الاریب الی معرفۃ الادیب، لیڈن ۱۹۵۷ء، جلد اول، ص ۲۸۵، ۳۹۹

۴۔ ابن حوقل، کتاب الممالک و الممالک، لیڈن ۱۸۴۳ء ص ۲۲، ۲۰، ۷۱، ۹۹، مسکویہ، جلد دوم، ص ۸۵

۵۔ مسکویہ، جلد سوم، ص ۴۶، الصابی، ۸۹، ۲۵۷، ناصر خسرو، سفر نامہ، پیرس ۱۸۸۱ء ص ۶۲

۶۔ ایضاً ص ۶۵

جاتے تھے جبکہ عام اصحاب ثروت ان بنک کاروں کا حوالہ دیتے تھے جن کے یہاں ان کی رقوم جمع ہوتی تھیں۔

عباسی دور کی انفرادی بنک کاری پر روشنی ڈالتے ہوئے یہ ذکر اہمیت سے خالی نہ ہوگا کہ اس پیشہ کو اختیار کرنے والوں میں اکثریت یہودیوں اور عیسائیوں کی تھی۔ عبدالعزیز دوری کے خیال میں تیسری صدی ہجری کے آخر تک اکثر جہاں بندہ و صرف عیسائی تھے، چوتھی صدی سے ان مشاغل میں یہودیوں کو غلبہ حاصل ہوا۔ بہر حال آخذ میں اس دور سے متعلق جن بنک کاروں کا حوالہ ملتا ہے ان میں اکثریت یہودیوں کی نظر آتی ہے جیسا کہ مقدسی کے اس بیان سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے ”اکثر جہاں بندہ و مرا یہودی ہیں اور اطباء میں اکثریت نصاریٰ کی ہے“۔ تاہم اسے یہ ثبوت بھی ہم پہنچتا ہے کہ یہ بنک کار مسیحیوں کے عوض نقد دیتے وقت یا چک کے بھنانے وقت زر تخفیف یا کمیشن کے طور پر اصل رقم سے فی دینار ایک درہم کے حساب سے کاٹ لیتے تھے۔ ان بنک کاروں کی جانب سے بینکنگ سروسز کے عوض معاوضہ وصول کرنے کا دستور اس سے بھی واضح ہوتا ہے کہ دسویں صدی عیسوی میں عباسی حکومت کے بھانڈ کردہ محاصل کی فہرست میں مال جہندہ کا ذکر ملتا ہے قرن قیاس ہی معلوم ہوتا ہے کہ حکومت اس مد کی آمدنی کو اپنے مخصوص بنک کاروں کی خدمات کا معاوضہ دینے میں صرف کرتی تھی۔ مزید برآں بعض مؤرخین نے جہاں بندہ یا انفرادی بنک کاروں کی کثیر دولت کا خصوصیت سے ذکر کیا ہے۔ اس میں یقیناً دیگر ذرائع آمدنی کے ساتھ کاری کے مشاغل سے حاصل ہونے والے منافع بھی شامل رہے ہوں گے۔

عباسی دور میں جہاں بندہ و صرف بنیادی طور پر انفرادی حیثیت میں بنک کاری کے مشاغل انجام دیتے تھے لیکن ان کی بعض بینکنگ تنظیم یا فرم کا محدود تصور بھی ملتا ہے۔ بغداد کے دونوں مشہور بینکاروں بن عمران اور یوسف بن فحاس کا مشترکہ کاروبار کچھ اسی نوعیت کا تھا ان کے نمائندے واجبندہ مختلف

سہ دوری، محمولہ بالا، ص ۱۴، السہ المقدسی، احسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم، بیروت، ۱۹۰۶ء، ص ۱۸۲، نیز دیکھئے ابویوسف، کتاب الخراج، القاہرہ، ۱۲۵۲ھ، ص ۱۲۳، تاریخی آخذ میں مسلم صرافوں یا جہندہوں کے بعض حوالے بھی ملتے ہیں، ابن الاثیر، جلد ہفتم، ص ۱۴، یا قوت الحموی، ص ۱۲۵، تنوخی، جلد اول، ص ۲۴۲، سکویہ، جلد دوم، ص ۳۰۷۔ السہ تنوخی، جلد اول، ص ۱۴، یا قوت الحموی، جلد اول، ص ۲۹۹، سکویہ، جلد دوم، ص ۲۹۹۔ السہ الصابی، ص ۹۳، ۳۷۷، ۳۱۶، مقریزی، کتاب الخطوط والآثار، بولاق، سنہ ۱۲۴۲ھ، ص ۲۴۲، الفی، تاریخ قم، تہران، ص ۱۴۹-۱۵۱، الحج، بولاق، محمولہ بالا، ص ۴۸، ۵۵، جہشیاری، ص ۷۹۔

شہروں میں موجود تھے اور ان کی وساطت سے وہ تجارتی کاروبار کے علاوہ بنگلگ مشاغل بھی انجام دیتے تھے اور اشتراک عمل کی وجہ سے دونوں بالعموم ”المجہندن المیہودان“ کے لقب سے معروف تھے اور ماخذ میں بھی یہ اکثر اسی نام سے ذکر کیے جاتے ہیں۔ دجسپ اور اہم بات یہ کہ حکومت بھی انھیں ایک فرم کی حیثیت سے تسلیم کرتی تھی۔ قرض کے لین دین کا مسئلہ درپیش ہوتا یا اور کوئی معاملہ ہوتا تو دربار میں طلب کیے جاتے اور دونوں کو مشترکہ طور پر معاہدہ میں شریک کیا جاتا مگر بد براں خلاف ورزی کی صورت میں دونوں ہی تادیبی کارروائی کے موجب قرار دئے جاتے۔ ان کی فرم کی نوعیت اس سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ حکومت کے ساتھ معاہدوں میں ان دونوں کے ساتھ ان کے ورثہ و نمائندوں کو بھی شریک تصور کیا جاتا تھا اور وہ بھی اس کے نکات کی پابندی کے ذمہ دار قرار دیے جاتے تھے۔ اس کے علاوہ مصر کے سہل بردران (یا بنو سہل) عباسی دور کی دوسری بنگلگ فرم سے تعبیر کیے جاسکتے ہیں۔ ظاہر و مستصر کے زمانہ میں یہ دربار کے منیکر مقرر ہوئے تھے اور حکومت کے لیے مشترکہ طور پر بنگلگ خدمات انجام دینے کے علاوہ ایک فرم کی حیثیت سے دوسروں کو بھی بنگلگ سہولیات بہم پہنچاتے تھے۔

بنگلگ تنظیم یا فرم کی ان ابتدائی شکلوں کے علاوہ عباسی دور میں بنگلگ سرگرمیوں پر یہ امر بھی دلالت کرتا ہے کہ اس وقت بڑے بڑے شہروں میں بعض مہلجات جہنبد و صراف یا بینک کاروں کے لیے مخصوص ہوتے تھے۔ بغداد کے مشہور بازار کرخ میں ان کام کر درب العون یا عون اسٹریٹ تھا۔ اس سے قبل بصرہ کی بندرگاہ کے قریب مشہور تجارتی مرکز دار الزیر کا ذکر کیا جا چکا ہے جہاں نقبہ کے ذریعہ رقوم کی منتقلی اور فقہ یا بل آف ایکسچینج کو نقد میں تبدیل کرنے کا بھی انتظام تھا۔ ناصر خسرو نے اصفہان کے حالات کے ضمن میں درج کیا ہے کہ ان سے وہاں تقریباً دو سو صرافوں کو دیکھا جو مختلف بنگلگ اعمال میں مصروف تھے۔

۱۲۵۱-۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴، ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ۲۰۱۰، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷، ۲۰۱۸، ۲۰۱۹، ۲۰۲۰، ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۰۲۴، ۲۰۲۵، ۲۰۲۶، ۲۰۲۷، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹، ۲۰۳۰، ۲۰۳۱، ۲۰۳۲، ۲۰۳۳، ۲۰۳۴، ۲۰۳۵، ۲۰۳۶، ۲۰۳۷، ۲۰۳۸، ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، ۲۰۴۱، ۲۰۴۲، ۲۰۴۳، ۲۰۴۴، ۲۰۴۵، ۲۰۴۶، ۲۰۴۷، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، ۲۰۵۱، ۲۰۵۲، ۲۰۵۳، ۲۰۵۴، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۷، ۲۰۵۸، ۲۰۵۹، ۲۰۶۰، ۲۰۶۱، ۲۰۶۲، ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ۲۰۶۵، ۲۰۶۶، ۲۰۶۷، ۲۰۶۸، ۲۰۶۹، ۲۰۷۰، ۲۰۷۱، ۲۰۷۲، ۲۰۷۳، ۲۰۷۴، ۲۰۷۵، ۲۰۷۶، ۲۰۷۷، ۲۰۷۸، ۲۰۷۹، ۲۰۸۰، ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴، ۲۰۸۵، ۲۰۸۶، ۲۰۸۷، ۲۰۸۸، ۲۰۸۹، ۲۰۹۰، ۲۰۹۱، ۲۰۹۲، ۲۰۹۳، ۲۰۹۴، ۲۰۹۵، ۲۰۹۶، ۲۰۹۷، ۲۰۹۸، ۲۰۹۹، ۲۱۰۰، ۲۱۰۱، ۲۱۰۲، ۲۱۰۳، ۲۱۰۴، ۲۱۰۵، ۲۱۰۶، ۲۱۰۷، ۲۱۰۸، ۲۱۰۹، ۲۱۱۰، ۲۱۱۱، ۲۱۱۲، ۲۱۱۳، ۲۱۱۴، ۲۱۱۵، ۲۱۱۶، ۲۱۱۷، ۲۱۱۸، ۲۱۱۹، ۲۱۲۰، ۲۱۲۱، ۲۱۲۲، ۲۱۲۳، ۲۱۲۴، ۲۱۲۵، ۲۱۲۶، ۲۱۲۷، ۲۱۲۸، ۲۱۲۹، ۲۱۳۰، ۲۱۳۱، ۲۱۳۲، ۲۱۳۳، ۲۱۳۴، ۲۱۳۵، ۲۱۳۶، ۲۱۳۷، ۲۱۳۸، ۲۱۳۹، ۲۱۴۰، ۲۱۴۱، ۲۱۴۲، ۲۱۴۳، ۲۱۴۴، ۲۱۴۵، ۲۱۴۶، ۲۱۴۷، ۲۱۴۸، ۲۱۴۹، ۲۱۵۰، ۲۱۵۱، ۲۱۵۲، ۲۱۵۳، ۲۱۵۴، ۲۱۵۵، ۲۱۵۶، ۲۱۵۷، ۲۱۵۸، ۲۱۵۹، ۲۱۶۰، ۲۱۶۱، ۲۱۶۲، ۲۱۶۳، ۲۱۶۴، ۲۱۶۵، ۲۱۶۶، ۲۱۶۷، ۲۱۶۸، ۲۱۶۹، ۲۱۷۰، ۲۱۷۱، ۲۱۷۲، ۲۱۷۳، ۲۱۷۴، ۲۱۷۵، ۲۱۷۶، ۲۱۷۷، ۲۱۷۸، ۲۱۷۹، ۲۱۸۰، ۲۱۸۱، ۲۱۸۲، ۲۱۸۳، ۲۱۸۴، ۲۱۸۵، ۲۱۸۶، ۲۱۸۷، ۲۱۸۸، ۲۱۸۹، ۲۱۹۰، ۲۱۹۱، ۲۱۹۲، ۲۱۹۳، ۲۱۹۴، ۲۱۹۵، ۲۱۹۶، ۲۱۹۷، ۲۱۹۸، ۲۱۹۹، ۲۲۰۰، ۲۲۰۱، ۲۲۰۲، ۲۲۰۳، ۲۲۰۴، ۲۲۰۵، ۲۲۰۶، ۲۲۰۷، ۲۲۰۸، ۲۲۰۹، ۲۲۱۰، ۲۲۱۱، ۲۲۱۲، ۲۲۱۳، ۲۲۱۴، ۲۲۱۵، ۲۲۱۶، ۲۲۱۷، ۲۲۱۸، ۲۲۱۹، ۲۲۲۰، ۲۲۲۱، ۲۲۲۲، ۲۲۲۳، ۲۲۲۴، ۲۲۲۵، ۲۲۲۶، ۲۲۲۷، ۲۲۲۸، ۲۲۲۹، ۲۲۳۰، ۲۲۳۱، ۲۲۳۲، ۲۲۳۳، ۲۲۳۴، ۲۲۳۵، ۲۲۳۶، ۲۲۳۷، ۲۲۳۸، ۲۲۳۹، ۲۲۴۰، ۲۲۴۱، ۲۲۴۲، ۲۲۴۳، ۲۲۴۴، ۲۲۴۵، ۲۲۴۶، ۲۲۴۷، ۲۲۴۸، ۲۲۴۹، ۲۲۵۰، ۲۲۵۱، ۲۲۵۲، ۲۲۵۳، ۲۲۵۴، ۲۲۵۵، ۲۲۵۶، ۲۲۵۷، ۲۲۵۸، ۲۲۵۹، ۲۲۶۰، ۲۲۶۱، ۲۲۶۲، ۲۲۶۳، ۲۲۶۴، ۲۲۶۵، ۲۲۶۶، ۲۲۶۷، ۲۲۶۸، ۲۲۶۹، ۲۲۷۰، ۲۲۷۱، ۲۲۷۲، ۲۲۷۳، ۲۲۷۴، ۲۲۷۵، ۲۲۷۶، ۲۲۷۷، ۲۲۷۸، ۲۲۷۹، ۲۲۸۰، ۲۲۸۱، ۲۲۸۲، ۲۲۸۳، ۲۲۸۴، ۲۲۸۵، ۲۲۸۶، ۲۲۸۷، ۲۲۸۸، ۲۲۸۹، ۲۲۹۰، ۲۲۹۱، ۲۲۹۲، ۲۲۹۳، ۲۲۹۴، ۲۲۹۵، ۲۲۹۶، ۲۲۹۷، ۲۲۹۸، ۲۲۹۹، ۲۳۰۰، ۲۳۰۱، ۲۳۰۲، ۲۳۰۳، ۲۳۰۴، ۲۳۰۵، ۲۳۰۶، ۲۳۰۷، ۲۳۰۸، ۲۳۰۹، ۲۳۱۰، ۲۳۱۱، ۲۳۱۲، ۲۳۱۳، ۲۳۱۴، ۲۳۱۵، ۲۳۱۶، ۲۳۱۷، ۲۳۱۸، ۲۳۱۹، ۲۳۲۰، ۲۳۲۱، ۲۳۲۲، ۲۳۲۳، ۲۳۲۴، ۲۳۲۵، ۲۳۲۶، ۲۳۲۷، ۲۳۲۸، ۲۳۲۹، ۲۳۳۰، ۲۳۳۱، ۲۳۳۲، ۲۳۳۳، ۲۳۳۴، ۲۳۳۵، ۲۳۳۶، ۲۳۳۷، ۲۳۳۸، ۲۳۳۹، ۲۳۴۰، ۲۳۴۱، ۲۳۴۲، ۲۳۴۳، ۲۳۴۴، ۲۳۴۵، ۲۳۴۶، ۲۳۴۷، ۲۳۴۸، ۲۳۴۹، ۲۳۵۰، ۲۳۵۱، ۲۳۵۲، ۲۳۵۳، ۲۳۵۴، ۲۳۵۵، ۲۳۵۶، ۲۳۵۷، ۲۳۵۸، ۲۳۵۹، ۲۳۶۰، ۲۳۶۱، ۲۳۶۲، ۲۳۶۳، ۲۳۶۴، ۲۳۶۵، ۲۳۶۶، ۲۳۶۷، ۲۳۶۸، ۲۳۶۹، ۲۳۷۰، ۲۳۷۱، ۲۳۷۲، ۲۳۷۳، ۲۳۷۴، ۲۳۷۵، ۲۳۷۶، ۲۳۷۷، ۲۳۷۸، ۲۳۷۹، ۲۳۸۰، ۲۳۸۱، ۲۳۸۲، ۲۳۸۳، ۲۳۸۴، ۲۳۸۵، ۲۳۸۶، ۲۳۸۷، ۲۳۸۸، ۲۳۸۹، ۲۳۹۰، ۲۳۹۱، ۲۳۹۲، ۲۳۹۳، ۲۳۹۴، ۲۳۹۵، ۲۳۹۶، ۲۳۹۷، ۲۳۹۸، ۲۳۹۹، ۲۴۰۰، ۲۴۰۱، ۲۴۰۲، ۲۴۰۳، ۲۴۰۴، ۲۴۰۵، ۲۴

مذکورہ بالا تفصیلات کی روشنی میں یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ عباسی دور میں انفرادی بینکاری کے خاص ارکان ناقد، جہنبد و صراف تھے۔ یہ جمع رقوم فراہمی فنڈ اور سفیر کے ذریعہ ارسال زر وغیرہ جیسے لیے امور انجام دیتے تھے جو آج بھی ترقی یافتہ صورت میں بینکنگ اعمال کا حصہ ہیں، انفرادی بینکاری کے مختلف پہلوؤں سے عام مسافر، تاجر اور اہل ثروت فائدہ اٹھاتے تھے اور حکومت بھی اپنے کاموں کے لیے ان کی سروسز استعمال کرتی تھی، انفرادی بینک کاری کے جائزہ سے ایک دلچسپ پہلو یہ سامنے آتا ہے کہ اس میں وسعت و ترقی اس دور میں رونما ہوئی جبکہ حکومت زوال کا شکار ہو رہی تھی، اس کی ظاہری وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ زوال کے دور میں جب حکومت معاشی بد حالی سے دوچار ہوئی، آمد و خرچ میں توازن کے لیے مزید وسائل درکار ہوئے تو ان کی تکمیل کے لیے اور ہنگامی ضروریات کے وقت مالی فنڈ کی فراہمی کے لیے ان کی خدمات زیادہ سے زیادہ حاصل کی گئیں اور اس مقصد کے تحت انفرادی بینک کاروں کو سہولتیں بھی کافی فراہم کی گئیں ان اسباب سے ان کے بینکنگ مشاغل کا دائرہ کار وسیع ہوا اور دوسری جانب ان کی سرگرمیوں میں اضافہ کی وجہ سے تجارتی و کاروباری حلقہ میں بینکنگ اعمال کو اور رواج ملا یہاں تک کہ یہی آئندہ کے ترقی یافتہ بینکنگ نظام کی بنیاد بن گئے۔

مسلم پرنٹل لاء اور اسلام کا عائلی نظام

(از: مولانا شمس تبریز خاں ضا، رفیق، مجلس تحقیقات و نشریات اسلام ندوۃ العلماء لکھنؤ)

اپنے موضوع پر اردو میں پہلی مستقل کتاب جو اپنے مباحث و موضوعات کے تنوع اور مسلم پرنٹل لاء کے مکمل و مدلل تعارف کے لئے امتیاز خاص رکھتی ہے جس میں مسلم پرنٹل لاء کی شرعی حیثیت اور اس کے امتیازی پہلوؤں سے تفصیلی اور تحقیقی بحث کی گئی اور کتاب وسنت اور علوم عصریہ سے کساں طور پر استفادہ کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی عورتوں سے متعلق اسلامی اور غیر اسلامی قوانین کا تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ چند اہم عنوانات

(۱) مسلم پرنٹل لاء کی شرعی حیثیت۔ (۲) مسلم پرنٹل لاء کے امتیازی پہلو (۳) عورت غیر اسلامی تہذیب و شریعت

(۴) اسلام میں عورت کا مقام (۵) اسلام کے عائلی نظام کی چند جھلکیاں وغیرہ
مولانا شامعین الدین احمد ندوی مرحوم (ماتن نامہ لاہور) کے مقدمہ اور دو نئے پوائنٹس افانے کے ساتھ۔ دوسرا ایڈیشن
معیاری کتابت، آفٹ پباعت قیمت مجلد سترہ روپے صرف صفحات ۲۸۶

مجلس تحقیقات و نشریات اسلام ندوۃ العلماء لکھنؤ